اس رسالہ میں چند تاریخی حالات قوم کایستھ کے متعلق بغرض آگاہی عام درج کر دیے گئے ہیں لہذا اسکا نام

اظہار حقیقت

کیا ہے۔ قومی ترقی اور خصوصاً نوجوانان قوم کی حوصلہ افزائی کے خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے
اسکی اشاعت سے اور کسی قسم کا فائدہ اٹھانا مقصود نہیں۔ بلکہ

یہی مدعا کوشش خاص کا ہے — کہ ہر فرد سے قوم کے التجا ہے
ذرا دیکھئے کہاں قوم کی شان تھی — کہاں ایک مدت سے برباد سا ہے
نہ ہاریں کچھ خبر پھر بھی افسوس ہم کو — کہ قومی ترقی کا دستور کیا ہے
جو ہم متفق ہو کے کوشش کرینگے — تو بیشک در کامیابی کھلا ہے
حقیقت میں جو لوگ ہیں اہل ہمت — مددگار ایسے سپوتوں کا خدا ہے

خادم قوم

یا تا مختصر سنگھم سہوڑی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ (الہ آباد) ایم۔ اے۔ ایم۔ بی۔ (کلکتہ) ایف۔ آر۔
ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایف۔ آر۔ ایچ۔ ایس۔ (لندن) ایف۔ آر۔ ایس۔ جی۔ ایس۔ (اڈنبرا) وغیرہ وغیرہ

الرحیم نوابان گویان بریلی نے۔ باہتمام منشی محمود خان پرنٹر
ایک ہزار جلد مطبع محمود المطابع بریلی میں چھپوایا قیمت فی جلد چار آنہ

التماس

بہت سے خود غرض لوگون نے قوم کایستھ کے خلاف اکثر لغو روایتین مشہور کر رکھی ہین اور اصل واقعات کو چھپانے کی کوشش کی ہے - جسنے کایستھ اصحاب خود نیز عام لوگ ناواقف ہین لہذا ان حالات کو اصلی صورت مین دکھلانے کی غرض سے مین نے جو کوششین کی ہین انکا اظہار آیندہ کسی وقت بعد تکمیل کرونگا - فی الحال چند اشعار مذکورہ بالا مدعا کو پیش نظر رکھکر ہدیۂ ناظرین کرتا ہون امید ہے کہ جملہ کایستھ صاحبان خصوصًا اور عام لوگ عمومًا دلچسپی کی نظر سے ملاحظہ فرمائینگے

شکریہ

گو واقعات مین نے معتبر تاریخون نیز خاص اخبارون سے فراہم کیے ہین لیکن نظم کے لباس سے زیادہ تر انکو بابو شیو سہائے جوش صاحب دہلوی نے آراستہ کیا ہے - رسالہ کو از ابتدا تا آخر ترتیب دیکر درحقیقت خوبی نظم سے واقعات کو نہایت دلچسپ بنا دیا ہے اس جانفشانی کیلیے مین بابو صاحب موصوف کا تہ دلسے مشکور ہون

نوٹ (۱) ذیل کی نظم مین جس جس جگہہ - ہم - ہمارا - ہماری - ہمارے - ہمکو - ہم نے - ہم سے یا اپنا - اپنی - اپنے - وغیرہ الفاظ استعمال کیے گیے ہین عمومًا اُنسے کایستھ قوم یا افراد کایستھ قوم مراد ہے

نوٹ (۲) مندرجہ واقعات کی تصدیق نیز اشعار کے مضامین کو زیادہ واضح کرنے کی غرض سے آخر مین مسلسل اور بالاختصار تواریخی حوالجات دیدیے گیے ہین جنکا ملاحظہ ضروری ہے -

نیاز مند گوپی ناتھ سنگھ - سوز

قوم کا

۱ جو برترین جماعت اہلِ ہنود کی ہے | مشہور عام انمین اک خاص قوم بھی ہے
۲ ہے روزِ ابتدا سے کائستھ نام جسکا | تحصیلِ علم سب سے پہلا ہے کام جسکا
۳ ورنوں میں چھتری ہے اور چترگپت ونشی | اسواسطے دو جون ہین کی ہے شمار اسکی
۴ افراد قوم اکثر شہر نشین رہے ہین | ہند اور بعض خطّے زیر نگین رہے ہین
۵ مسطور جابجا ہین اس قوم کے فسانے | حیران ہے زمانہ وہ وہ ہین کارنامے
۶ قومی لحاظ سے ہین کائستھ سب برادر بھائی | لیکن نہین ہے اپنا دستور خود ستائی
۷ اہلِ غرض نے بیشک سڑوا بہت کیا ہے | کر کر کے ضبط ہمنے خونِ جگر پیا ہے
۸ اسواسطے جتانا دنیا کو ہے ضروری | کیا کہہ رہی ہین دیکھو تاریخہای ماضی
۹ اس میں نہین ہے بہتر جالا کہ عام حالت | اورون سے کم نہین ہے کچھ بھی ہماری ہمت
۱۰ فہم و ذکا ہماری سب پہ ہے آشکارا | کس سے چھپا ہوا ہے علم و ہنر ہمارا
۱۱ اندازۂ ذہانت اس سے عیان ہے یکسر | ہر دور مین رہے ہین اہلِ زبان یکسر
۱۲ ہر علم ہر ہنر مین اہلِ کمال بھی ہین | ہین ذی کمال انمین کچھ بے مثال بھی ہین
۱۳ کل خوبیِ فصاحت تحریر مین بھری ہے | تقریر پُر اثر ہے یا سحر سامری ہے
۱۴ اب اور اس سے پہلے وہ وہ ہوئے سخنور | جن کو ملی فضیلت اس فن کی ہے سراسر

۱۵ ہین سیکڑون کتابین تصنیف ہماری ۔ و قف ہر بہر کی ہوسکے ہین تالیف ہماری

۱۶ ہان مظہر صداقت اقوال ہین ہمارے ۔ ہان مظہر شرافت اعمال ہین ہمارے

۱۷ ہمدردی و رفاقت ہین خصلتین ہماری ۔ مہر و وفا سے مملو ہین عادتین ہماری

۱۸ لوگونکی وقت پرکی کیا کیا نہ غمگساری ۔ مضرب المثل ہین ہر سو فیاضیان ہماری

۱۹ ہاہم خود مسٹر انہین ہین کیا ہمسے پوچھتے ہو ۔ اغیار سے ہمارا حسن سلوک پوچھو

۲۰ ایثار و حب قومی شیوہ رہے ہین اپنے ۔ قربانیون مین اعلےٰ درجے رہے ہین اپنے

۲۱ ویدک ہی دھرم اپنا ویدون کو مانتے ہین ۔ دینی ہین جو فرائض انکو بھی جانتے ہین

۲۲ تخصیص سے ہی شہرت اپنی مدبری ہین ۔ اعزاز پائے اکثر فن سپہ گری مین

۲۳ ہے شہرت شجاعت اب تک ہماری قائم ۔ جانبازیون کو سمجھے ادنیٰ سی بات دائم

۲۴ گو قوم مین نہین ہین کثرت سے حکمران اب ۔ ہر عہد مین رہے ہین فی جاہ و اہل منصب

۲۵ شاہان نامور کے ہادی رہے ہین سارے ۔ حملہ ہر موزان کو سمجھا سے سلطنت کے

۲۶ اسوقت بھی جو ہمنے حاصل کیا ہے رتبہ ۔ دشوار در حقیقت ہے دوسرونکو ملنا

۲۷ دیکھو کہ دوسرون نے کیا کیا ہمین کہا ہے ۔ کیسا خیال انکا شیٰ نرلیش کا ہے

۲۸ اقوام جنگجو تو بس مرد جنگ کی ہین ۔ اہل قلم بھی ہین ہم اور اہل سیف بھی ہین

۲۹ آثار جابجا ہین موجود عظمتون کے ۔ ہین سیکڑون نوشتے شاہد فضیلتون کے

۳۰ کیا زندگی ہر قومی اسوقت تک ہماری ۔ آگے کبھی لکھینگے یہ داستان ہماری

۳۱ اشعار ذیل گویا ہین مختصر کہانی ۔ کوئی بنا کے کیا ہے اسمین غلط بیانی

[illegible]

اظہار حقیقت

وہ کونسی صدی تھی وہ کونسا زمانہ
[illegible] نسل کی [illegible] شہرت [illegible]

ذی عقل چتر ورما ذی فہم ہاں وہ آتا
عہد سلطنت میں [illegible] کیا کیا

اک وقت قوم کا تھا یہ عالم ترقی
ذی شان [illegible] ورما [illegible] چکرورتی

کشمیر کی مملکت میں جو جو ہوئے تھے راجے
[illegible] لوگ ان [illegible] سلطنت تھے

[illegible]
[illegible] تھے [illegible] قوم [illegible]

[illegible]
کابل کی بادشاہت تھی سلطنت ہماری

[illegible]
کشمیر پر [illegible] حکمرانی

[illegible]
[illegible]

[illegible] جن سے حکمران [illegible]
کیلاش جیسے پربت [illegible]

تھا ناگپور اپنا تھا کوکن ہمارا
زیر نگیں رہا ہے ہندوستان سارا

[illegible]
اب تک لکھی ہوئی ہے [illegible]

[illegible]
[illegible] سلسلہ [illegible]

ہندوستان کے [illegible] شمالی
تھے تاجدار [illegible] عالی

اپنی ہی [illegible]
اپنی ہی حکمرانی تھی [illegible]

نیپال کی ریاست [illegible]
کابل تو [illegible] شاہان [illegible]

گجرات جیسا صوبہ [illegible] تھا ہمارا
چھیدی کی سلطنت میں ڈنکا بجا ہمارا

۴۸ تبت لیے کے لنکا تک صوبہ تھی ہماری
برھما سے دوارکا تک اپنی تھی [illegible]

۴۹ ہم ہی تھے راج بلبہ تھا اعتبار ہم پہ
جنگ آشتی کا یکسر تھا انحصار ہم پہ

۵۰ تھا کون منحرف ہو طاعت سے جو ہمارا
احکام کا ہمارے سکہ رواں تھا ہر سو

۵۱ خلقت میں ہر کوئی تھا لطف و کرم سے شاداں
رہتا تھا ہر کہ و مہ شام و سحر ثنا خواں

۵۲ افراد قوم کے ہیں وہ پُر اثر فسانے
گویا کہ سامنے ہیں گذرے ہوئے زمانے

۵۳ تاناجی اور سوبھٹ۔ آلھو ملاک ملادھر
گنگادھر اور ارجن اور سورما جنادھر

۵۴ جس عہد میں یہ سب تھے بےمثل تھے دلاور
فن سپہ گری میں تھا کون انسے بڑھ کر

۵۵ مشہور تھا جہاں میں گھر گھر سکھین نامی
تھا اک طبیب حاذق [illegible]

۵۶ زخمی ہوا تھا بھائی میدان جنگ میں جب
اس کو ہی تھا بلایا شری مچندر نے تب

۵۷ وہ اہل تخت بھگدت۔ وہ تاجور سوشرما
ہمقوم تھے ہمارے یہ شور و بیرورما

۵۸ جنگ عظیم کا تھا بھارت میں جب زمانہ
جنگ آزما ہوئے تھے ہر دو بہادرانہ

۵۹ جب راجکوں نے بیڑا بیوپار کا اٹھایا
ہندوستاں کی حد سے آگے قدم بڑھایا

۶۰ تکلیف کو سفر کی سمجھا سبھوں نے راحت
کی بدھ مت کی جاکر ہر ملک میں اشاعت

۶۱ اک ارجن اور سنگھ اب گو نہیں جہاں میں
یہ لوگ تھے جنہوں نے لکھیں بہت کتابیں

۶۲ اک شاک قوم نے آ ڈیرے یہاں پہ ڈالے
سینا میں اسکی ہم تھے شمشیر خطا والے

۶۳ شاکیہ اسلیے ہم مشہور ہو گئے ہیں
اہل قلم ہیں گاہے اور گاہ جنگجو ہیں

۶۴ بھارت سے اپنے رخ کو جب بدھ مت نے پھیرا
پھر کر پران اسکو پورانکوں نے گھیرا

اُس دم برہمنوں کے کایستھ تھے حامی | معروف ان میں تھا آدسور نامی

جس جس جگہ پہ جا کر جھنڈا اُنھوں نے گاڑا | اُس جا برہمنوں کا اونچا ہوا ستارا

جس کو ہمارے ہی تو تاریخ شاہ شاہان | جس فخر قوم پہ ہے کایستھ قوم نازان

تھا اللہ بخت راجہ اقبال سے [illegible] | کل ایشیا کو جس نے زیر نگین کیا تھا

[illegible] ہے یہ کہ تھا خود اکبر کا سپاہی | جو بہر مدبرانہ فرمان سے عیان تھی

تھا راجہ ٹوڈرمل جو، خود تھا راجہ | اُس دم وزیر اعظم بنگال مین تھا وزیا

کی اس نے جب [illegible] وقت بیٹھا | با اختیار بخشی آسام کی حکومت

تزلیل جب ہٹا کر راجہ تھا اک اودھ کا | ازبسکہ تھا پریشان جب ہم کلاو تھا

کایستھ نسل سے تھا نبھرائے ایک اُٹھا | کی رسم تہنیت کی نا زور اس کو پالا

یہ بات شک نہیں ہے اس امر سے کہ اپنے | کیا کیا رہے ہیں راسخ اقوام برتریں سے

وہ راجپوت راجہ ذی اختیار دہلی | وہ حکمران آخر ذی اقتدار دہلی

[illegible] تھا دلاور ناوک فگن بلا کا | میدان میں جس نے شوری الکٹر [illegible]

لشکر میں اُسکے جو تھا وہ مرد صف شکن تھا | انہیں میں ایک اعلیٰ افسر [illegible] کرن تھا

[illegible] کی حکومت فوج میں تھی جس دم | تھا ذی ہنر [illegible] اُس کا [illegible]

القصہ ہندوں کا جب تک رہا یہ [illegible] | جب تک کہ راجپوتی نا [illegible]

کایستھ قوم کے بھی افراد تھے بکثرت | پاتے جلیل عہدے [illegible]

اسلام نے کیا جب ہندوستان پہ قبضہ | وا ہو گیا [illegible]

٧٩ جو ریاستیں تھیں باہم تھی سب میں ان بن
تھا جب یہ اثر رفتن تھا جب شرور ماندن

٨٠ ہر سمت ہر جگہ پر تھی لوٹ مار جاری
پیش آئے لٹگئے ہم حکمت تھی ہماری

٨١ اسد کبھی جب کہ نالان اہل ہنود تھے
ہم لوگ ہی فقط تھے ذیجاہ و اہل منصب

٨٢ حاصل کئے مراتب اعزاز پائے کیا کیا
تھا ہر وزیر اعظم تھا سب مشیر اعلیٰ

٨٣ تھے اہلکار جتنے سب پر ہی تفضیلت
با اختیار ہر کہ صوبوں کی حکومت

٨٤ کیا کیا نہ خسروانہ ہم پر ہوئی عنایت
کہلائے راجہ رایان کی مال کی وزارت

٨٥ وہ وہ خطاب پائے اہل زبان ہو کر
دیوان و میر منشی و اہل قلم مشہور

٨٦ جب تک رہا راج شاہی اور ہیں سلطنت مغلیہ
تب تک ہماری بھلی عظمت اور بڑی کی قائم

٨٧ بنگال جب کہ جبر اسلام سے تھا نالان
راجہ کنس کی تھی اس وقت بنہ زیران

٨٨ میدان میں نکلکر کیا کیا دکھائے جوہر
یعنی چھڑا یا اس کو دست عدو سے یکسر

٨٩ ہے قابل ستایش پرتاپ کی دلیری
افواج اکبری نے پائی تھی شکست پچھڑی

٩٠ ہو چھپس بار لڑکر پسپا کیا عدو کو
قادم کی سازشوں سے انجام کار کچھ ہو

٩١ دشوار ہے عدو سے پرتاپ کی رہائی
جسدم خبر یہ رانی راجپوتی نے پائی

٩٢ جرار فوج لیکر میدان میں خود آئی
دشمن سے مثل مردان کی تیغ آزمائی

٩٣ وہ جو کہ تاجدار بنگال تھا کسی دن
کایستھ نسل سے تھا اسکا وجود لیکن

٩٤ ہمدرد جان و دل سے اہل ہنود کا تھا
مسطور ذیل میں ہے اسم شریف اسکا

٩٥ تھا سپر حکومت اسلام ہند چپ چپ
دست ستم سے نالان اہل ہنود تھے جب

۹۹ دیکھی جو اُس نے رن میں حالت پریشان | پانچا ہیون نے اکثر خدمات کیں نمایاں

۱۰۰ منصور جنگ بیٹے کی وہ تیغ آزمائی | ترچناپلی کے گروں میں بہا کے فتح پائی

۱۰۱ سرگرمیاں دکھائیں وہ وہ جو نادر تھیں | سو سو طرح ثنا خوان اہل فرنگ تھے سب

۱۰۲ جنگ آزما ہوئے تھے اور بھی بہادر ایسے | راجہ نول تھے اُس دم اسلام کے بہی خواہ

۱۰۳ بائیس بار سپاہیان باڑے گیا تھا | قسمتی سے آخر میدان میں کام آیا

۱۰۴ شیواجی مرہٹہ کا تھا اک مشیر اعلیٰ | بالاجی اور جی اسکو کہتے تھے لوگ سرجا

۱۰۵ تھا اعتماد ایسا اُس کی بہادری پہ | پیدا اُسکے بعد کردی جنگ آزمائی کیسر

۱۰۶ تھے افسران فوجی ممدوح کے جہت سے | کہلا بھیجا قوم کے تم مشہور ہو وہ جیسے

۱۰۷ باجی مرار نامی مشہور باجی پربھو | دشمن سے جنگجوئی کرنا تھی اُنکی خو بو

۱۰۸ جوہر بہادری کے وہ وقت پر دکھائے | پیچھے قدم نہ رکھا میدان میں کیا جیسے

۱۰۹ کھانڈے بلال سے جب کھانڈا بجایا رن میں | ہیبت سی دشمنوں کے خون تک تھا بدن میں

۱۱۰ پربا گی جن دنوں میں تھا حاکم ستارا | اورنگ زیب لشکر اُس سمت کو سدھارا

۱۱۱ محصور شہر کی آخر پائی انہوں نے ہاری | انجام کار پہنچی دشمن کی فوج بھاری

۱۱۲ شنکر جی اور آدھا شہر کو کیا | جان بار بدلے بدل توڑ کے شہید ہوا

۱۱۳ بالاجی آباجی نے جو وقت کی خبر لی | گجرات ہندو دور شمشیر سے پائی

۱۱۴ پیرو جوان بڑے کیا وہ تجھے جتا ہے | آنکھیں ہی لگ اس جا بخشش کا رہا ہے

۱۱۵ پہلے فرنگیوں کا تجارت کے آنا | پھر تاج و تخت ملک ہندوستان کا پانا

۱۱۶ یہ امر کہہ رہا ہے ہر چند یہ ہم نے مانا — انگریز لوگ خود ہیں ذی فہم اور دانا

۱۱۷ سایان ہیں ہمنے لیکن وہ راستہ دکھایا — جس پر انھوں نے چلکر یہ ملک مال پایا

۱۱۸ گو صورتیں نمایاں اپنے زوال کی ہیں — پھر بھی کئی مثالیں اہل کمال کی ہیں

۱۱۹ کچھ وہ ہیں جنکو گذرے مدت ہوئی ہے تھوڑی — کچھ وہ ہیں جنسے اسقدر قائم ہے شان قومی

۱۲۰ کایستھ قوم سے تھا اور دیش پر فضیلت — کی فلسفہ میں جس نے ویدانت کی اشاعت

۱۲۱ ہندوستان کے اندر ہندوستان کے باہر — تھی مذہبی نمایش بھیجا وہاں یہ جاکر

۱۲۲ مرحوم آر سی - دت ذی فہم اور سخنور — ایسا جو سب سے پہلے پہونچا کمشنری پر

۱۲۳ تصنیف کا تھا شایق انگلش کا تھا سخنور — جس وقت میں کہ تھا یہ تھا خود ہی اپنا ہمسر

۱۲۴ کچھ ہندر ناتھ باسو مشہور تھا ہر اک جا — بھارت کے منتری کا جو تھا مشیر اعلی

۱۲۵ اعلی ترین مدبر تھا اسکا خاص جوہر — بھارت کی کونسل کا تھا ذی وقار ممبر

۱۲۶ یورپ کی جنگ کیا تھی وہ اصل اک بلا تھی — خلقت تباہ کر دی جس نے ہر اک جگہ کی

۱۲۷ باسو سے دت کے افسر وہ تھے مرد میدان — جاکر وہاں جنہوں نے خدمات کیں نمایاں

۱۲۸ پاتال دیش میں ہے برازیل اک ریاست — ہمقوم تھا کہ جسکی اتباس وہاں ہے شہرت

۱۲۹ کرنل مسٹر پیس یعنی کل فوج کا تھا افسر — ٹکسیکو پر ہوا وہ جس دم کہ حملہ آور

۱۳۰ کی خوب تیغ رانی میدان سے نہ منہ موڑا — جب تک کہ اس جگہ کو مفتوح کر کے چھوڑا

۱۳۱ ہم بیش بہا حیات میں تھا سب جا موتی تہر — بنگال کی زبان کا کہتے ہیں جسکو نادر

۱۳۲ بنگال میں ہی ایسی اک شاعرہ تھی ترنا — جسکا کہ ہو گیا تھا یورپ میں عام شہرہ

1233 اخبار نیشن کا وہ ذی ہنر اڈیٹر ۔ مضمون نگار بان کہین جسنی کہ زندگی بسر
1234 تھا رلالموہن واقف ہی جس سی دنیا ۔ انگلش زبان مین تھا اہلِ زبان گویا
1235 ہین جسکے سب ثنا خوان راجندر لال وہ ۔ دراصل اک مورخ اہلِ کمال تھا وہ
1236 تالیف اسقدر کین تاریخ کی کتابین ۔ راجہ خطاب پایا آخر اسی صلہ مین
1237 قانون دان تھا یا وہ قانون کا مُتلا تھا ۔ اپنا نہین ہی کوئی مرحوم گھوش جیسا
1238 ہمدرد قوم ایسا اور بے نظیر دانی ۔ بھارت مین تھا نہ اسدم گل بھاشنگ کا ثانی
1239 جسنے نثار کردی دولت نہ صرف یہ پیر ۔ خدماتِ قوم مین ہی کی ختم عمر یکسر
1240 مسٹر بھٹے ہی فنِ ایجاد مین جو یکتا ۔ سائینس دان کہان ہی اسوقت اون جیسا
1241 وہ وہ دکھائی ہی سائینس کے کرشمے ۔ ہین دنگ اہلِ یورپ جنکے مشاہدے سے
1242 گو ڈاکٹر ہین لایق ہندوستانین اکثر ۔ ہے کون سرجری مین سرکار کی برابر
1243 پی سی رای کی وہ لیاقت وہ دوا سازی ۔ انگلینڈ جرمنی سے جو لیگیا ہی بازی
1244 وہ ہر دیال ایم۔ اے شہرت ہی جسکی ہرجا ۔ اِسکی نہین مثل فیضی ہے حافظہ بلا کا
1245 موصوف کو کہین پر لوگون نے آزمایا ۔ تعریف جو سُنی تھی اُس سی زیادہ پایا
1246 اس دم حساب دان ہی جے پی ہی ایک ایسا ۔ پایا ہی جسنے اعلیٰ اعزاز ڈاکٹر کا
1247 بھوپیندرناتھ متر اک ایسی ہی ذات برتر ۔ ممتاز ہے جو اس دم ہائی کمشنری پر
1248 ہان عالم ریاضی یہ شخص بھی ہے جیسا ۔ آڈیٹر و نہین ہونا دشوار ہی ایسا
1249 اربندگھوش جسکو ہر شخص جانتا ہی ۔ حبِّ وطن مین مثلِ اُستاد مانتا ہی

۱۵۰ بنگال مین ہوا ہی یہ فخر قوم پیدا	ہندوستان سارا لیکن ہوا ہی شیدا
۱۵۱ اس عہد سلطنت مین منصب گورنری کا	ہندوستانیون مین اب تک کسے ملا تھا
۱۵۲ ذی علم اور مدبر ہی صرف لارڈ سنہا	جس کو کہ بار اول حاصل ہوا یہ عہدہ
۱۵۳ المختصر ہزارون تاریخ مین ہین آیسے	اوپر لکھے گئے ہین کچھ واقعات خلاصے
۱۵۴ آخر مین صدق دل سے یہ سوز کی دعا ہی	جلد آئے وہ زمانہ شاہین نے جو کہا ہی
۱۵۵ وہ یہ کہ قوم پھر سے دنیا مین حکمران ہو	دولت زمین ہو اسکی اقبال آسمان ہو

اوم ۔ شانتی ۔ شانتی ۔ شانتی

اوم

تواریخی حوالجات

نمبر (۱) برترین جماعت - باوجودیکہ زمانے کے انقلابات نے علوم وفنون کی کتب کے ساتھ اُن پُرانی تاریخون کا بھی نام ونشان صفحۂ ہستی سے میٹ دیا جو کہ آج اہل ہنود کے لیئے باعث فخر ہوتین - تاہم محققین سے یہ حالات پوشیدہ نہ رہ سکے کہ بھارت ورش کے قدیم باشندے آریون نے ابتدائے آفرینش سے کروڑون سال تک چکرورتی راج کیا - یہ لوگ روحانی اور مادّی ترقی کی معراج پر پہنچے جب کہ دنیا کی دوسری قومین گمنامی کی حالت مین وحشیانہ زندگی بسر کر رہی تھین - ان لوگون سے چند قومون نے یکے با دیگرے علوم وفنون حاصل کیئے - انسانی شکل وصورت رکھتے ہوئے جو قومین بہ انداز حیوان تھین ان لوگون نے اُن کو مہذّب اور شایستہ بنایا غرضیکہ جو آریہ لوگ ابتک اقوام دنیا کے اُستاد اول تسلیم کیئے جاتے ہین اُنکی ہی نسل مین ورنون کے لحاظ سے برہمن - چھتری - ویش شودر - یہ چار قومین ہین - جو ہندو کہلائی جاتی ہین - ان چار قومون مین اعلی تعلیم اور اعلے اوصاف کی خصوصیت کے باعث برہمن - چھتری - ویش یہ تین قومین اہل ہنود کی برترین جماعت یا (دوج) تصور کیجاتی ہین آریہ قوم کی عظمت کے ثبوت مین زمانہ حال کی بہترین تالیف ہندو سوپیریارٹی مؤلفہ مسٹر ہربلاس سارڈا اجمیری دیکھیے -

(۲) کایستھ - پوران کو اہل ہنود کی مسلّمہ مذہبی کتب مین شمار نہین کیا جاتا لیکن بہت سے

خلاف عقل اور بعید از قیاس قصّے اور کہانیوں کو علٰحدہ کر دینے کے بعد بہ ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انمین دیرینہ تواریخی واقعات موجود ہین چنانچہ پورانون مین لفظ کایستھ اکثر جگہہ آیا ہے جسکی چند مثالین درج ذیل ہین۔

برہما جی کے فرزندون مین سے ایک مہاراج چترگپت جی بھی تھے۔ آپکو۔ اعلی تعلیم تیز فہمی اور فن جنگ مین ماہر ہونے کی وجہ سے خود برہما جی نے چھتری فرماتے ہوئے چترگپت کا یستھ کے خطابات عطا کیئے۔ دیکھو۔

پدم پوران سرشٹ کانڈ۔ ادھیائے ۶۷ بھوشیہ پوران مجولہ۔ ہندی وشوکوش جلد چہارم صفحہ ۴۸۳۔ دیوی پوران ادھیائے ۳۹۔

پرسرام جی نے راجہ چندرسین خلف سہسربا ہو کی رانی (جوکہ بحالت حمل دالبیہ رشی کی کٹی مین پناہ گزین تھی) کے پیدا ہونے والے فرزند سوم راج کو کایستھ کا خطاب دیا تھا چنانچہ اس نسل کے لوگ خود کو چندرسینی کایستھ کہتے ہین۔ دیکھو اسکند پوران رنوکا مہاتم۔

پنڈت جگیندر ناتھا چاریہ۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ایل۔ ہیڈ آف دی۔ پنڈتس آف بنگال اپنی کتاب ہندو کاسٹس اینڈ سیکٹس کے صفحہ ۹۔ اور ۱۷۵ الغایتہ ۱۷۶ پر لفظ کایستھ کے معنے روح رواں تحریر فرماتے ہین اور یہ کہ قدیم ہندؤن کے زمانے مین تمام ملکی۔ مالی۔ فوجی۔ اعلےٰ عہدوں پر عموماً کایستھ لوگ ہی ممتاز ہوا کرتے تھے۔

راج ترنگنی مؤلفہ کلہن پنڈت کے دیکھنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ ہائے جلیل القدر پر اکثر کایستھ ہی سرفراز رہے ہین۔

سروویا پاک اور سروانتریامی صفات کے باعث پرماتما کا نام بھی کایستھ ہے دیکھو سنسکرت ڈکشنری از مسٹر ایپٹے صفحہ ۳۹۶ ۔ ہندوستانی زبان کی ڈکشنری از مسٹر فوربس صفحہ ۵۵۶ وغیرہ کایستھ قوم بارہ فرقون مین منقسم ہے ۔ اشٹ ۔ اشٹھانہ ۔ بالمیک ۔ بھٹناگر ۔ سکسینہ کل سرشٹ ۔ کرن ۔ نگم ۔ ماتھر ۔ سری واستویہ ۔ گوڑ ۔ سوریہ دہج ۔

مذکورہ فرقون کے علاوہ دکن مین ۔ چندرسینی کایستھ پربھو ۔ اشٹھ پت پٹن پربھو ۔ کام پت پربھو ۔ یا برہم چھتری ان تین فرقون کے اصحاب بھی خود کو کایستھ بتلاتے ہین ۔

احاطہ مدراس کے ۔ کرنام ۔ والر ۔ واڈگ ۔ فرقون کے اصحاب بھی اپنے کو چترگپت ونشی کہتے ہین ۔ بنگال کے کایستھ صاحبان مین زیادہ تر اپنے کو ناگ ونشی بیان کرتے ہین اور انکے نامون کے آخر مین عموماً ۔ گھوش ۔ بوس ۔ باسو ۔ متر ۔ دت ۔ سین ۔ سنگھ ۔ پاسہا ۔ دیو یا دے ۔ کار ۔ رکشت ۔ نندی ۔ منّا ۔ سرکار ۔ سرواد ھکاری ۔ گوہا ۔ ناگ ۔ آدت ۔ چندر داس وغیرہ الفاظ ہوا کرتے ہین ۔

(۴) چھتری ۔ اس بارے مین کہ کایستھ لوگ چھتری ہین بہت سی کتب کے حوالے دیئے جاسکتے ہین منجملہ اُنکے چند یہ ہین ۔

پدم پوران سرشٹ کھانڈ بشکرم ہاتم ادہیا ۴۷ ۔

اسکند پوران رنوکا مہاتم ادھیائے ۴۷ ۔

گرڑ پوران اترا کانڈ ادھیائے ۱۹

اگنی پوران ۔ ادھیائے ۲۴۳

بھوشیہ پوران - کتھا اہلیہ کام دھینو -

وشنو سمرتی - بھاشیہ نند پنڈت -

یاجنباولکیہ سمرتی - بھاشیہ - وجنیشور

" - اپار

" - سوپالی

" - متر مشر

برہت پاراشر -

دیاس وچنام - بھاشیہ - نند پنڈت

" بیر مشر

اودھ گزیٹیر جلد دوم صفحہ ۴۷۴

ٹاگور لا لیکچر موسومہ بہ قانون وراثت ہنود - از راج بہادر سرود ادھیکاری صفحہ ۹۸ و ۹۹

قانون و رواج اقوام ہنود مؤلفہ مسٹر اسٹیل صفحہ ۹۴ و ۸۹ -

رسالہ موسومہ طریق - اقوام ممالک مغربی و شمالی و اودھ مرتبہ مسٹر جے سی نیسفیلڈ - ایم اے

بموجب حکم گورنمنٹ صفحہ ۴۶

(۴) اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اکثر کائستھ قوم کے افراد معزز عہدون پر ممتاز رہے ہین چنانچہ
ان کے حالات جابجا تاریخی کتابون مین پائے جاتے ہین جنمین سے چند حسب ذیل ہین
رائل ڈائینسٹیز آف بنگال جلد اول - از راے بہادر ... بسو کلکتہ -

سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول صفحہ ۱۷۹ لغایت ۲۵۰ مؤلفہ رائے صاحب موصوف

کایستھ سرو سوگرنتھ از پنڈت دیوی چند شاستری جودھپور۔

راج ترنگنی۔ مؤلفہ کلہن پنڈت۔ مترجمہ اسٹین صاحب جلد اول صفحہ ۱۱۵

کایستھ جنتامنی۔ از وشنو داس ناگ جی۔

آئین اکبری۔ صفحہ ۱۲۴ لغایت ۱۲۴

سیر المتاخرین۔

تنقیح التواریخ۔

(۲) اکثر خود غرض اور حاسد لوگوں نے کایستھ قوم کے خلاف لغو اور محض بے بنیاد روایتوں کو شہرت دی ہے اور اس قوم کی گذشتہ شاندار زندگی کے حالات کو نہ صرف چھپانے بلکہ مٹا دینے کے مدعا سے جو تدبیریں کہ امکان میں تھیں عرصے سے کی ہیں۔ اس امر کے ثبوت میں بہ نظر اختصار صرف ذیل کی شہادتیں پیش کیجاتی ہیں

۱؎ پنڈت دیوی چند شاستری جودھپوری نے اپنی کتاب کایستھ سرو سوگرنتھ میں اس امر کے متعلق کافی تحریر کیا ہے اور خاص طور پر دکھلایا ہے کہ بہت سی سنسکرت کی کتابوں میں کایستھوں کی فضیلت اور عظمت سے تعلق رکھنے والے اشلوکوں کو نکال لیے اور بجائے انکے ذلت اور حقارت آمیز خود ساختہ اشلوک شامل کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ جیسا کہ اصلی قلمی نسخوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے

۲؎ مسٹر شیرنگ نے اپنی کتاب ٹرائبز اینڈ کاسٹس کی جلد سوم صفحہ ۲۵۳ لغایت ۲۵۴ پر لکھا ہے کہ بہت سے مصنفوں نے کایستھ قوم کو بدنام کرنے اور اس کو گرانے کی نیت سے اصل حالات کو پوشیدہ

رکھنے کی کوششین کی ہین

٣ ''کالیتھون کے خلاف تعصب کی کچھ وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ ولسن صاحب نے لکھا ہے کہ وے برہمنون سے خاص طور پر متنفر تھے'' دیکھو اتھنوگرافیکل ہینڈبک فار دی۔ این۔ ڈبلیو۔ پی۔ اینڈ اودھ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ از ولیم کروک۔

٤ پنڈت چھوٹے لال جے پوری نے اپنی کتاب جاتیہ نرنے مین کالیتھون کے خلاف بہت کچھ خامہ فرسائی کرنے کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قبل از تالیف بہت لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ کالیستھ قوم کے حالات سوچ سمجھکر لکھنا انھون نے برہمنون کے خلاف مقدمہ بازیان کی ہین اور اُن کو بہت کچھ ستایا ہے۔''

٥ راج ترنگنی کے مؤلف کلہن پنڈت نے اپنی اس تاریخی کتاب مین دل کھولکر کالیستھو نپر حملے کیے ہین اور انکے متعلق وہ ناشایستہ الفاظ اور ہتک آمیز جملے لکھے ہین جن کا استعمال ایک مہذب اور شریف انسان کی ذات سے ممکن نہ تھا۔ چونکہ بحیثیت ایک مورخ کے یہ شخص مجبور تھا کہ واقعات کا اظہار کرے لہذا کالیستھون کے حسن خدمات۔ اور جاہ و منصب وغیرہ کے بھی حالات حسب موقع قلمبند کیے ہین لیکن طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف مذکور کے سینہ مین کالیستھ قوم کی جانب سے بغض و حسد کی آگ مشتعل ہے اس قوم سے دلی خصومت رکھتا ہے اور اسکا سب سے زیادہ بدخواہ ہے۔ قیاس کہتا ہے کہ خود کلہن پنڈت یا اسکے کسی عزیز کو کالیستھون سے کسی قسم کا صدمہ پہونچا ہے جسکی وجہ سے اُسنے یہ طرز عمل اختیار کیا۔ تا ہم ایسا فعل ایک مورخ کی شان سے دور ہے۔

(۸) بھارت ورش کی پرانی تاریخون مین اسوقت صرف راج ترنگنی۔ تاریخ نیپال تاریخ سیلون یا لنکا یہ تین شمار کیجاتی ہین۔ چنانچہ ہر سہ تاریخین بتاتی ہین کہ بیشتر کائستھ لوگ ہی ذی اقتدار۔ وزرا اور دیگر اہلکار رہے ہین۔ قدر و منزلت یہان تک تھی کہ انکی نشست راجاؤن کے برابر ہوا کرتی تھی۔ دیکھو راج ترنگنی مترجمہ ٹھاکر اچھر چند جلد اول صفحات ۳۹۰-۳۹۲-۴۴۴-۵۰۰-۵۷۸-۵۸۸-۵۹۵-۶۱۹-۷۴۹-۷۹۱-وغیرہ-جلد دوم-صفحات ۱۵-۵۱-۸۳-۹۷-

تاریخ نیپال از مسٹر رائٹ صفحہ ۱۸۵ لغایتہ ۱۸۶

جرنل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال-جلد ۱۹-بابت ۱۹۲۳ء

تاریخ سیلون-کائستھ اتھنولوجی از پنڈت نگیندر ناتھ باسو صفحہ ۶۵-

(۱۰) کسی زمانہ کی مروجہ زبان ایسی نہین ہوئی جس مین کائستھون نے عبور حاصل نہ کیا ہو اور کسب کمال نہ دکھلایا ہو۔ دیکھو کتب ذیل-

کائستھ درپن گرنتھ از پنڈت دیوی چند شاستری جودھپور صفحہ ۳۵۸-۳۷۲-

ہندو کاسٹس اینڈ سیکٹس از پنڈت جگیندر ناتھ بھٹاچاریہ صفحہ ۱۷۶-۱۷۷

رپورٹ ریویو آف دی کاسٹس آف این-ڈبلیو-پی-اینڈ اودھ-از مسٹر جے-سی-نسفیلڈ صفحہ ۱۶۶-

اتھنولوجی آف انڈیا-از مسٹر کیمپل

(۱۸)-اس شعر کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی اسلئے کہ حق پسندی-رحیمی لیصفت شعاری

ہمدردی - غریب نوازی - فیاضی - ایثار نفسی وغیرہ اوصاف تہذیب یافتہ اور شریف لوگون مین ہوا ہی کرتے ہین لیکن ذیل مین جس واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے اسکا خاص سبب یہ ہے کہ باوجود اسقدر مدت گذرجانے کے اسکے اثرات اسوقت تک موجود ہین -

سنہ ۱۳۷۶ء مین علاقہ گورکھپور و بستی وغیرہ کا ایک ڈومر راجہ طاقتور ہوگیا تھا اسنے موضع گرکہ پرگنہ مگہر ضلع بستی کے ایک برہمن کی لڑکی سے شادی کرنا چاہی لیکن برہمن مذکور نے انکار کیا - تب راجہ نے اس برہمن خاندان کے سب لوگون کو نظربند کرلیا - اور بجبر اپنے مقصد کو پورا کرنا چاہا - اُس حالت مین لڑکی نے قبل شادی جودھیا کی یاترا کے لیے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت وہان پہونچکر مہاراجہ جگت سنگھ کایستھ صوبہ دار سلطانپور کے پاس ایک پیغام بھیجا جسمین امداد کی التجا کی صوبہ دار ممدوح نے ایک کثیر التعداد فوج لیکر دریاے گھاگرہ کو عبور کیا اور ٹھیک وقت پر اُس مقام پر جا پہونچا جہانکہ برہمن کی لڑکی کی شادی راجہ مذکور کے ساتھ ہونے والی تھی اور اس رسم کی ادائگی مین تھوڑا ہی وقت باقی تھا - یہ حالت دیکھکر صوبہ دار ممدوح نے راجہ اور اُسکے کل خاندان کے لوگون کو تہ تیغ کیا - لڑکی کے باپ پانڈے نے جسوقت یہ خبر پائی تو فرط خوشی سے بیتاب ہوگیا اور فوراً خدمت مین حاضر ہوکر نہ صرف اپنی بلکہ برہمن قوم کی آبرو رکھ لینے کی احسانمندی اور شکر گذاری مین اپنا جنیئو اتار کر مہاراج صوبہ دار کی گردن مین ڈال دیا اور اپنے خاندان کی طرف سے پانڈے کا خطاب دیا - چنانچہ مہاراجہ جگت سنگھ کے پس ماندگان مین آج تک جنیئو کی رسم بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی جاتی ہے اور اس کایستھ خاندان کے لوگ پانڈے کے لقب سے پکارے جاتے ہین نیز انہین سے کوئی شخص تا ہنوز کسی

قسم کی تنقیح اشیا را استعمال نہین کرتا۔ اس واقعہ کے ظہور مین آجانے کے بعد صوبہ دار
صدر ہونے دہلی دربار مین بھی اسکی خبر کردی چنانچہ صلہ مین امودھا راج اور اُسکے اردگرد کے
حصص عطا ہوئے" دیکھو اودہ گزیٹیر جلد سوم صفحہ ۱۲۔

مذکورہ امودھا راج کے آخری راجہ نے ۱۸۵۵ء مین انتقال کیا اور بعد اُسکے تمام ریاست
تباہ و برباد ہوگئی صرف رودھولی کے اصحاب کے پاس مندرجہ ذیل مواضعات رہ گئے ہین۔

۱۔ بابو بھاپدری پرشاد سنگھ کے تحت مین ۱۵۴ دیہات۔ کل مالگذاری ۱۲۶۳۹ روپیہ ہے

۲۔ ٹھاکر چھیدا لال سنگھ کے تصرف مین۔ ۴۴ گاؤن جملہ مالگذاری ۶۸۷۳ روپیہ

۳۔ بابو الکا پرشاد سنگھ اور بابو مہادیو پرشاد سنگھ کے قبضہ مین۔ ۲۱ گاؤن۔ مالگذاری ۵۹۱۵ روپیہ

۴۔ بابو شمشیر سنگھ کی ملکیت مین ۲۳۔ گاؤن مالگذاری ۲۷۰۹ روپیہ

۵۔ بابو درگا پرشاد سنگھ کے پاس ۳۷ گاؤن۔ مالگذاری ۳۲۲۴ روپیہ" دیکھو
گزیٹیر گورکھپور جلد ۳۲ متعلق ضلع بستی صفحہ ۱۰۶ اور گزیٹیر ضلع بستی صفحہ ۲۹۳ ۔ ۱۷۵ انفا بینہ ۱۷۹
(صفحہ ۱۳۴) زمانہ حال کے کایستھ والیان ریاست کی فہرست مین سے متعدد ریاستون کے نام
مندرجہ ذیل ہین۔

اٹھ گڈھ واقع اڑیسہ۔ کامتا رجولا واقع وسط ہند۔ ونچل گڈھ واقع کاٹھیاوار۔ برداری
بکرم پور۔ واقع بنگال۔

وہ کایستھ والیان ریاست جو بعض رسوم و رواجات کے باعث خودکو کایستھ ظاہر نہین کرتے
لیکن اُنکے شجرہ ہائے خاندانی سے عیان ہے کہ مورث اُنکے کایستھ تھے اُنکی ریاستون کے

نام یہ ہین۔

کوچ بہار۔ ہل ٹپرا۔ منی پور۔ واقع بنگال۔ دہنکل۔ بے پور۔ واقع اڑیسہ۔ کشمیر۔ سکیٹ سندہی۔ کپنتھل۔ چمبا واقع پنجاب۔ میسور واقع دکن

دیکھو۔ دی گولڈن بک آف انڈیا از سر لیتھ برج اور تھیکرس انڈین ڈایرکٹری بابت ۱۹۱۸ء } ہین والیان ریاست کے شجرہائے نسب موجود ہین

(۲۲) موجودہ عہد سلطنت ہین جو کایستھ اصحاب اعلےٰ ترین عہدون پر ممتاز رہ چکے ہین یا ہین اُن مین سے چند اسمائے مبارک حسب ذیل ہین۔

سر رمیش چندر متر مرحوم چیف جسٹس۔ ہائی کورٹ کلکتہ۔ رائے بہادر مسٹر بحیثیت کمار رہا۔ ڈائرکٹر جنرل پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس۔ رائے بہادر بابو سالک رام صاحب مرحوم۔ پبلک اسٹر جنرل یو۔پی۔ سر پی سی متر۔ ایڈوکیٹ جنرل بنگال۔ سر بھوپیندر ناتھ متر کے سی آئی ای۔ او۔ بی۔ ای۔ ہائی کمشنر فار انڈیا۔ سر دیوی پرشاد سروادہکاری۔ کے۔ سی۔ آئی ای۔ سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی۔ جسٹس گوکل پرشاد صاحب۔ سابق وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی۔ سر بپن کرشن بوس۔ نائٹ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ وائس چانسلر ناگپور یونیورسٹی۔ سر چمن لال سیتلواد۔ نائٹ۔ سابق وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی۔ سر چہاد یو بہاسکر چوبال۔ نائٹ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق پریسیڈنٹ کونسل بمبئی۔ سر گنگا دہر مادھو راؤ چٹنولیس۔ نائٹ۔ کے سی۔ آئی۔ ای۔ سابق پریسیڈنٹ کونسل۔ سی۔ پی۔

لارڈ سنہا۔ سابق لا ممبر ایگزیکٹیو کونسل وائسرائے ہند وایڈوکیٹ جنرل ہندوستان وانڈر سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا و ممبر ہاؤس آف لارڈس۔ و کے سی۔ یعنی مشیر شہنشاہ جارج پنجم (لندن) و پی سی۔ یعنی ممبر پریوی کونسل (انگلینڈ) و ممبر وار کانفرنس و ممبر پیس کانفرنس و گورنر صوبہ بہار اوڑیسہ۔

(۲۷) کایستھ قوم کے متعلق والیان ریاست نیز دیگر معززین کی رائیں۔

نمبر ۱۔ مہاراجہ دربھنگہ ”اے بجن پرشو۔ تمہاری فرقے نے ہمیشہ سے ملکی حکومت میں بہت بڑا اور خاص حصہ لیا ہے۔ ہندو راجگان کے یہاں پٹواری سے لیکر دیوان تک کے عہدوں پر تمہارے ہی فرقے کے لوگ سرفراز رہا کرتے تھے“ دیکھو اسپیچ مہاراجہ صاحب ممدوح آل انڈیا کایستھ کانفرنس منعقدہ کلکتہ ۱۹۱۲ء رپوٹ صفحہ ۱۱

نمبر ۲۔ مہاراجہ کشمیر ”کایستھ لوگ زمانہ سلف سے اہل قلم مشیر راجگان۔ اور مصنف کتب ہوتے چلے آرہے ہیں“۔ دیکھو

شجرہ قوم کایستھ از ناظم ہرنراین سنگھ دیوان ریاست راجگڈھ
یوستھا پنڈتان کشمیر بابت ۱۸۷۴ء متعلقہ کایستھ اتھنولوجی

نمبر ۳۔ کاشی نریش ”سرزمین ہند میں آج تک کوئی سلطنت ایسی نہیں ہوئی جس میں کایستھوں نے خاص مناصب نہ پائے ہوں“۔ دیکھو

اسپیچ مہاراجہ ممدوح بابت ۱۹۱۱ء بروقت حصول اختیارات

نمبر ۴۔ راجہ لچھمن سنگھ مرحوم سابق ڈپٹی کلکٹر آگرہ ”کایستھ لوگ اپنے کو چھتری کہتے ہیں تو اسمیں کوئی

تعلقات نہیں ہیں علاوہ سابق ثبوتون کے اگر ہم اُنکے موجودہ طرز وطریق اور رسم ورواج کا مشاہدہ کرین تو اس بات کا کافی ثبوت ملجاتا ہے کہ یہ لوگ چھتری ہی ہین۔ دیکھو اوده گزیٹیر مطبوعہ ۱۸۷۷ء جلد دوم صفحہ ۱۴۷

ر۵ - پنڈت جگیندر ناتھ بھٹاچاریہ - ایم اے - ڈی ایل - دُنیاوی کامونمین برہمنون کا بڑے سے بڑا کام محض اس حوصلہ تک پہونچتا تھا کہ وہ ملکی معاملات مین بلا اجرت راجگان کو مشورہ دین پس عموماً کل سولسروسس کا ٹھیکہ کایستھون ہی کے ہاتھ مین رہتی تھی - ہندو راجگان کے عہد سلطنت مین برہمن لوگ پبلک سروس مین داخل ہونے سے گریز کرتے تھے لہذا راجگان کے نیچے کے کل ملکی - مالی عہدون پر عموماً اور خصوصاً کایستھ لوگ ہی سرفراز ہوتے تھے دیکھو ہندو کاسٹس اینڈ سیکٹس صفحہ ۹ -

ر۶ - پنڈت دیوی چند شاستری جودہپوریہ "کایستھ لوگ - ملکی مدبر - فوجی افسر وزیر - کمانڈر انچیف - دیوان - خزانچی وغیرہ ہی نہوتے تھے بلکہ یہ لوگ چارون وید - چھہ شاستر اتہاس وغیرہ چودہ ودیاؤن مین کامل اور ماہر ہوا کرتے تھے" دیکھو - کایستھ سروسنگرہ صفحہ ۱۴۳ صفحہ ۳۵۸ - ۳۷۲ -

ر۷ - "ہندوؤنکی اونچی قومون مثل برہمن - کایستھ وغیرہ نے صدیوں سے ہندوستان کے حکمرانون کے عہد مین خواہ وہ کسی قوم کے ہوئے ہون خاص حصہ لیا ہو چنانچہ انگریزی حکومت کے زمانہ مین بھی ان لوگون نے موروثی پیشون کو قائم رکھنے کی غرض سے اپنے کو اس قابل بنایا" دیکھو - دی رپورٹ آن انڈین کانسٹی ٹیوشنل ریفارمس پبلشڈ بائی دی سپرنٹنڈنٹ آف گورنمنٹ

پرنٹینگ انڈیا۔ کلکتہ سنہ ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۱۹

تواریخی حوالجات متعلقہ اظہار حقیقت

شعر (۳۳)۔ چترورما۔ یہ راجہ عقلمند۔ عالم اور نہایت مشہور تھا۔ یہ شانگری (اُجین) اسکا دارالسلطنت تھا اور یہ مہاراج چترگپت کا نبیرہ تھا۔ دیکھو اسکند پوران۔ ناگر کھنڈہ ہاٹکیشور مہاتم پتر ۲۸۹

مان دھاتا۔ یہ راجہ بھی کایستھ نسل سے اور عادل گستر تھا۔ دیکھو بھوشیہ پوران۔ پاتی سنگر پردانی ادھیائے ۲۲۔ اشلوک

(۳۴)۔ سورتھ ورما۔ اس چترونشی راجہ کا راج ساری دنیا میں تھا۔ راجدھانی۔ انارت یعنی بھوج (ریاست کچھ) تھی دیکھو اسکند پوران ہاٹکیشور مہاتم تیسرا پرکشید مہاکاسور پڑے کا پانچی مہاتم ادھیائے ۱۱۴۔ پتر ۱۴ لیماکنٹ سے پوران دلوی مہاتم

(۳۵)۔ کوشل یعنی سلطنت اجودھیا۔ دیکھو۔ ہسٹری سپالوجی از بابو کاشتا پرشاد۔ (کاشی) صفحہ ۲۳

(۳۶)۔ لنکا۔ دیکھو کایستھ اتھنالوجی از رائے صاحب پنڈت نگیشار ناتھ باسو صفحہ ۶۵

(۳۷)۔ سلطنت مگدھ کے شیس ناگ اور نند نامی شاہی خاندان ناگ ونشی چھتری تھے۔ ان چھتریوں کی بابت پنڈت کاشی داس اپنی آدھنا کی نامی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ہندوستان

ہین آٹھہ ناگ خاندانون کو تو ہر ایک جانتا ہی یہ جملہ خاندان مہاراج چندر گپت کی اولاد سے ہین اور ناگ دیوتاؤن کو پوجتے ہین یہ لوگ ہمیشہ سے مالدار و معزز ہوتے چلے آئی ہین۔ اور اکثر وائسرائے یا نائب السلطنت ہوتے رہے ہین انکی عظمت و شہرت وغیرہ کے حالات لکھنا معمولی کام نہین جنھون نے پورانون کو دیکھا ہے وہ ویاس جی کے قصے سے بخوبی واقف ہونگے ان ناگون نے تمام شمالی ہندوستان کو فتح کیا تھا اور اپنی بادشاہتین۔ مگدہ۔ ناگپور۔ ہردوار۔ متھرا اور کشمیر مین قائم کی تھین۔ ان خاندانون کے بہت سے بادشاہ دنیا مین بڑی امن امان سے حکومت کرتے رہے۔" دیکھو

رائل ڈائنیسٹیز آف بنگال جلد اول۔ از رایبضا پنڈت نگیندر ناتھ باسو۔ کلکتہ۔

علاوہ مندرجہ بالا ناگ خاندانون کے مگدہ پر نندا یا سنگھ۔ اندھر گپت۔ پال نامی کا خاندانون نے حکومت کی ہے دیکھو۔ چیتر ونش ترنے از بابو کامتا پرشاد (کاشی) حصہ دوم صفحہ ۱۶۵ لغایت ۱۷۳۔

ہسٹری انٹی کوئٹی اٹ سیٹرا آف ایسٹرن انڈیا بائی مسٹر ہم۔ مارٹن۔ جلد اول صفحہ ۲۸ لغا اور جلد دوم صفحہ ۲۱ لغایت ۲۳۔ اتھنوگرافیکل نوٹس آن سی۔ کے۔ پربھوز (پونا) صفحہ لغایتہ ۱۹ و سوشل ہسٹری آف کامروپ از رای صاحب پنڈت نگیندر ناتھ باسو جلد اول آئین اکبری۔ سیر المتاخرین وغیرہ

کابل کی حکومت کے متعلق۔ دیکھو کائستھ سر وسو گرنتھ از پنڈت دیوی چندر شاستری جو اور چیتر ونش ترنے حصہ دوم صفحہ ۱۲۰ لغایت ۱۵۴

(۳۸) سرزمین بنگ یعنی بنگال کے تمام تاجداران کایستھ نسل سے تھے۔ دیکھو
رائل ڈائنیسٹیز آف بنگال جلد اول اور آئین اکبری وغیرہ

کشمیر کے حکمرانون کی فہرست کے لیئے دیکھو چیترونش ترنے جلد دوم صفحہ ۲۵ لغایتہ ۱۱۹

(۳۹) کاشی۔ دیکھو چیترونش ترنے حصہ دوم صفحہ ۴ ۔ لغایتہ ۹ ۔ اور ڈائجیسٹ آف ہندو
لا بائی سٹرینج۔ کولبروک جلد اول ۱۷۹۶ء دیباچہ صفحہ ۱۹۔

اجین۔ دیکھو۔ منتخب تنقیح الاخبار صفحہ ۵۹

(۴۰) منتھرا۔ ناگ راجگان کی راجدھانی تھی بعد کو شنر پا و پال راجگان کی جائے
حکومت رہی۔ دیکھو رائل ڈائنیسٹیز آف بنگال جلد اول

کیلاش۔ پریالمپک کایستھون اور مدراس کے چترگپت نشیون نے راج کیا ہے۔ راجہ
کورم کایستھ نسل سے تھا۔ دیکھو

آوتینہ لپورانم از لیس۔ یم۔ پلئے۔ اور ہسٹری کار نیکا پورانم۔ از یم۔ اے۔ پلئے اور کایستھ
سروسو گرنتھ وغیرہ۔

(۴۱) ناگپور۔ کایستھ ناگ راجون کا پایہ تخت تھا۔ دیکھو رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد (۱)
کونکن۔ مہاراشٹر دیش مین ۹ کایستھ راجاؤن نے حکومت کی ہے دیکھو کایستھ سروسو گرنتھ
صفحہ ۴۷۳ وغیرہ۔

ہندوستان کئی مرتبہ کایستھ راجگان کے ماتحت رہا ہے۔ اول مہاراجہ دیوپال۔ دوم مہاراجہ
للتادت یکتاپیڈ کے عہد مین دیکھو تاریخ لبتھ برج صاحب۔ مکمل تاریخ کشمیر حصہ اول صفحہ ۱۷۱ لغایتہ ۱۹۴

(۴۴)۔ بحوالہ شعر ۳۷

(۴۵)۔ دہلی ۔ دیکھو تاریخ قدیم آریہ ورت مطبوعہ پہلی بھیت صفحہ ۷۷ لغایت ۸۷۔ اور تاریخ پنج ہزار سالہ ۔ اور چتر ونش نرنے حصہ دوم صفحہ ۹ لغایت ۲۰

ہرداار ۔ بحوالہ شعر ۳۷ ۔

(۴۶) ۔ ریاست نیپال ۔ مین راجگان ازاولاد انسو ورما اور کرانتی قوم کے حکمران کایستھ نسل سے تھے ۔ دیکھو دی بامبے (بمبئی) کا یستھ پربھو از راؤ بہادر بی ۔ اے گپتے اور انتھنوگریفیکل ہینڈ بک فار نارتھ ویسٹ پراونس اینڈ اودھ بائی ولیم کروک صفحہ ۱۷۶ سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول ۔ اور بی ۔ ایچ ہڈسن میسلینیس ای سینر جلد اول ۲۹ اندہیر ۔ شاہان اندہیر کا یستھ فرقون ۔ کرن ۔ گوڑ ۔ شکسینہ مین سے تھے ۔ دیکھو ہرسہ کا ذکرہ ہسٹری اینٹی کویٹی اِٹ سٹر آف ایسٹرن انڈیا بائی ام ۔ مارٹن جلد اول صفحہ ۲۸ لغایت ۳۲ ۔ اور منتخب تنقیح الاخبار صفحہ ۹ ۵ اور رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد ا

(۴۷)۔ گجرات ۔ پر مدنون ٹیستر پرمدر سین وغیرہ نے راج کیا ہے ۔ دیکھو رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد اول ۔

چھیدی کے تمام وزرا وغیرہ کایستھ تھے نیز کٹاک خاندان کے علاوہ دیگر کایستھ خاندان نے بھی اس صوبے پر حکومت کی تھی جس صوبے کو آجکل ممالک متوسط اور برار کہتے ہین اسی کا نام ہندوون کے زمانہ مین سلطنت چھیدی تھا دیکھو رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد ا ۔ کایستھ سروسو گرنتھ ۔ سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول وغیرہ ۔

(۴۸) تبت اور لنکا کے راجگان مہاراجہ دیو پال کے ماتحت تھے۔ مہاراجہ للتا دت نے تبت کو فتح کیا تھا۔ نیز تبت کا پہلا راجہ لچھوی نسل سے تھا جسکی ایک شاخ اجتک چند سینی کا یستھ پربھوؤں مین موجود ہے۔ دیکھو۔ تاریخ ہند از لیتھبرج صاحب۔ تاریخ گوڑ کا یستھ از منشی کشوری لال اور مکمل تاریخ کشمیر حصہ اول باب (بمبئی) کا یستھ پربھو از راؤ بہادر بی اے۔ گپتے۔

برہما۔ کے راجگان نے اپنے کو گوتم لچھوی کے خاندان سے بتلایا ہے اور اس ملک کا آخری شاہی خاندان بنگال کے سین کا یستھوں کی نسل سے دکھلایا گیا ہے۔ دیکھو ہسٹری آف برہما۔ از سر فیارے صفحہ ۴۴ لغایت ۵۴

(۴۹)۔ راج بلبھ کا خطاب کا یستھوں کو عطا ہوا تھا۔ دیکھو منا کشر اشلوک ۱۳۲۔ اور رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد اول

وزیر جنگ و صلح۔ ہمیشہ کا یستھ لوگ ہی ہوا کرتے تھے دیکھو۔ انڈین انٹی کوئری جلد ۵ صفحہ ۵۷۔ اور جرنل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال حصہ اول صفحہ ۵۔ بابت ۱۸۵۸ء

(۵۳)۔ نا ناجی۔ سوبھٹ۔ آلھو۔ ملک۔ ملا دہر وغیرہ سری واستو یہ کا یستھ تھے اور سلطنت چھیدی یعنی ممالک متوسط اور برار کے چند حکمرانوں کے عہد مین وزرا اور اعلیٰ فوجی افسر رہے تھے۔ مہاراجہ بھوج ورمن کے دربار مین ٹھاکر جاجاک سری واستو یہ کا یستھ چودہ ودیاؤں کا ماہر تھا۔ بعد کو مہاراجہ گنڈ کے وقت مین چیف جسٹس یعنی جج اعلیٰ رہا اسکے لڑکے مہیشتو کو مہاراجہ کرتی ورما نے اپنا کمانڈر انچیف مقرر کیا تھا۔ جاجاک معروف

کے خاندان کا ایک رتن گنگا دھر مہاراجہ پرمار دیو کا سب سے بڑا مشیر اور وزیر تھا۔
گنگا دھر اور اس کا ایک بھائی جنا دھر اپنی لاثانی بہادری کے لیے جو کالنجر کی پہاڑیون
مین ظہور مین آئی تھی زبان زد روزگار مین دوسرا بھائی ملا دھر بھی اُس زمانہ کے
نامور شخصون مین سے ایک تھا۔ اسی خاندان کے ہیرو آلھو اور وسیک بھی تھے آخرالذکر
وسیک نے اپنی بہادری سے اس سلطنت کو عروج پر پہونچا دیا تھا۔ اسی کی اولاد مین
سوجھیٹ نامی بہادر ہوا ہے جس کو مہاراجہ بھوج ورما نے اپنی کل بادشاہت سپرد کر دی
تھی۔ دیکھو۔ ای۔ پی۔ گریفیا انڈیکا جلد اول صفحہ ۳۳۴۔
اسی ملک کے مہاراجہ نرسنگھ دیو کے زمانہ مین ٹھاکر جالھن کایستھ کو مہارانک اور مہاسینیپ
کے اعزاز حاصل تھے اسکے لڑکے کو لھو کو رانک کا خطاب تھا اور اسکے بھائی گنگا دھر نے
ٹھاکر کا اعزاز پایا تھا۔ گنگا دھر کا پوتا ملک جی مہاراجہ کیرتی ورما کا وزیر اعظم تھا۔ دوسرا
پوتا ناناجی مہاراجہ بھوج ورما چندیل کا مہامنتری تھا دیکھو۔ جرنل آف دی ایشیاٹک
سوسائٹی آف بنگال جلد ۶۔ صفحہ ۲۸۸ پلیٹ ۳۸۔ اور آرکیولاجیکل رپورٹس بائی مسٹر کننگھم
جلد ۲۱۔ پلیٹ ۲۸۔ نیز اسی طرح کے دیگر کایستھ علمار اور وزرار کے لیے دیکھو
کایستھ اتھنولوجی از رائے صاحب پنڈت نگیندر ناتھ باسو۔ اور کایستھ سروسو گرنتھہ
(۵۵) ویدسنگھین۔ دیکھو چتروَنش ترنے حصہ دوم صفحہ ۶
(۵۶) بھگدت۔ دیکھو تاریخ گوڑ کایستھ از منشی کشوری لال۔ اور ولیم کروک صاحب
کی ٹرائبز اینڈ کاسٹس جلد سوم صفحہ ۱۹۲

شوپشرما کے خاندانی لوگ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی مین موجود ہین - دیکھو ہندو سوشیالوجی صفحہ ۱۸-۱۴-۲۴-۲۹-

(۵۹) راجک لوگ کایستھ تھے اور مہاراجہ اشوک اعظم کے زمانہ مین مختلف صوبجات کے گورنر تھے بعد کو بدھ مذہب کے پیشوا بھی ہوگئے تھے اور ہر پانچوین سال بغرض اشاعت بدھ مت غیر ملکون کو جایا کرتے تھے دیکھو - ای - پی - گریفیا انڈیکا جلد دوم صفحہ ۴۲۵

(۶۱) ناگ ارجن نے تبت وغیرہ مین بذریعہ تالیف کتب بدھ مت کو پھیلایا تھا - دیکھو رائل ڈائنسٹیز آف بنگال جلد اول -

امر سنگھ نے بھی بیشمار بدھ مت کی کتب تالیف کی تھین مگر سوامی شنکر آچاریہ نے سوائے امر کوش اور امر مالا کے سبکو جلا دیا تھا - دیکھو جرنل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۸۱ بابت ۱۸۳۲ء

(۶۲) فرقہ شکسینہ کے کایستھ سلطنت اودہ مین وزرا اور فوجی افسر وغیرہ تھے - صوبہ بہار اور اڑیسہ کے صوبہ دار زیادہ تر شکسینہ کایستھ تھے دیکھو - ہندو ٹرائبس اینڈ کاسٹس از مسٹر شیرنگ جلد سوم صفحہ ۲۵۳ لغایتہ ۲۵۴ اور سیر المتاخرین ترجمہ انگریزی جلد دوم صفحہ ۴۵۴ لغایتہ ۴۵۵

(۶۵) آدسور - والئی بنگال کو ماتھر کایستھ لکھا ہے اسنے ہندو مذہب کو پھیلانے کی غرض سے اپنے خسر مہاراجہ ویر سنگھ حکمران قنوج کے یہان سے ۸۸۶ء کے قریب پانچ برہمنون دکش - بھٹ نراین - ہرش - وید گورب اور چندر کو بلوایا تھا جنھون نے چھکڑون مین سفر کیا تھا - انکی حفاظت کے لئے ہمراہ - مکرند گھوش - دسرتھ باسو اور کالیداس متر گھوڑون پر و رانت گوہا پالکی پر

اور پرشوتم دت ہاتھی پر سوار ہو کر گئے تھے جو کہ کایستھ تھے چنانچہ آج تک اونچی ذات کے
بنگالی برہمن اور کایستھ اپنے کو انھیں اشخاص کی اولاد سے بتلاتے ہیں دیکھو۔
کایستھ سرد سو گرنتھ اور ہسٹری آف این شینٹ انڈیا از مسٹر یو۔ ین۔ بل۔ صفحہ ۲۱۔
(۶۶) کایستھ لوگ گجرات۔ آسام۔ دکن وغیرہ میں ہندو مت پھیلانے گئے تھے دیکھو
این شینٹ انڈیا از مسٹر یو۔ ین۔ بل۔ صفحہ ۲۰۶ لغایت ۲۰۷
(۶۷) مہاراجہ للتادت مکتاپیڈ۔ دیکھو مکمل تاریخ کشمیر از منشی محمد حسین صاحب حصہ اول۔
(۷۰) ودیا دیو۔ دیکھو سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول صفحہ ۲۱۶ لغایت ۲۲۶
(۷۲) ترلوک چندرا جہ نے ٹھاکر نبھہ رائے کایستھ سری واستویہ دوسری کو گود لیا تھا۔ دیکھو
ہندو ٹرائبز اینڈ کاسٹس از مسٹر شیرنگ جلد اول صفحہ ۱۹۶
اسی طرح مہاراجہ بالادت والئے کشمیر نے ۶۰۰ء کے قریب اپنی لڑکی اننگ لیکھا
کی شادی کارکوٹ ونشی کایستھ درلبھ وردھن کے ساتھ کر دی تھی دیکھو
راج ترنگنی از کلہن پنڈت مترجمہ اسٹین صاحب۔ جلد اول کتاب صفحہ ۱۱۵۔ اشلوک ۴۹
مہاراجہ نر نراین والئے آسام نے اپنی دختر نیک اختر کملا کی شادی مادھو دیو کایستھ
سے کی تھی۔ دیکھو۔ ہسٹری آف آسام از مسٹر گیٹ صفحہ ۷۵
(۷۷) اودے کرن۔ دیکھو۔ ین۔ ڈبلو۔ پی۔ گزیٹیر۔ جلد چہارم حصہ اول صفحہ ۲۸۱
بابت ۱۸۷۶ء
(۷۸) چتربھج۔ دیکھو اودھ گزیٹیر جلد دوم صفحہ ۳۷

(۸۰) بنگال کشمیر کابل - وغیرہ کی کایستھ بادشاہتون مین عموماً کایستھ لوگ ہی اعلیٰ عہدون پر رہے تھے اسلئے اُن کو نظر انداز کرنے کے بعد نیز اُن راجپوتی سلطنتون کو چھوڑ کر جن کا ذکر صفحات گذشتہ مین آچکا ہے بقیہ راجپوت حکمرانون کے عہد مین بہت سے کایستھ لوگ جلیل عہدون پر ممتاز رہے ہین - چنانچہ چند مثالین درج ذیل ہین شاکمبری کے راجہ وسل دیو کا دیوان - مادھوگوڑ کایستھ تھا - اجمیر کے راجہ سارنگ دیو کا سپہ سالار کلونت رائی کایستھ تھا - نروڑگڈھ کے راجہ گنپتی ورما کا وزیر دامن ماتھر کایستھ تھا - رن تھمبور کے راجگان جیت سنگھ اور ہمیر دیو کا وزیر اعظم نرپت کایستھ تھا - ریاست اودیپور کے وزیر اعظم بہاری داس وغیرہ پانچولی کایستھ تھے اوڑیسہ کے مہاراجہ پرتاب رودر کا وزیر اعظم راجہ راما نند رائی کرن کایستھ تھا - دکن کے چولا راجگان کے دربار مین بیرج گپت ونشی کرنام فرقہ کے کایستھ زرارا ور کمانڈر انچیف وغیرہ تھے - دیکھو-

این شینٹ انڈیا از مسٹر اینگر صفحہ ۲۶۰ - ٹاڈس راجستھان جلد اول صفحہ ۳۲۹ پرتھی راج راسا از چند بردائی - انڈین ریویو آف اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۵۱۸ لغایت ۵۲۰ وغیرہ

(۸۱) جبکہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے خیالات اور حالات کو نہین جانتے تھے اور ہندو لوگ مسلمانون کو ملیچھ کہتے تھے اور اُنسے دور بھاگتے تھے مسلمان لوگ ہندوؤن کو کافر کہتے ہوئے ہر قسم کے ظلم و تعدی اُنپر روا رکھتے تھے نیز جسوقت سکندر لودی بادشاہ دہلی کے درخواست کرنے پر تمام اہلِ ہنود نے راج ودیا یعنی عربی اور فارسی پڑھنے سے انکار کر دیا تھا - اُس وقت صرف کایستھ ہی لوگ تھے جنھون نے حکمت عملی سے کام لیا

اور فارسی عربی کا پڑھنا اختیار کیا اور تھوڑے ہی عرصے مین اپنی خداداد ذہانت سے نہ صرف ان زبانون پر ہی عبور حاصل کیا بلکہ حسن خدمات سے نئے حاکمون کے دلون مین بھی جگہہ کر لی - جلد محض استادون کے ہی اُستاد ہو گئے - بلکہ تمام ملکی - مالی عہدون پر بلا شرکت غیرے ممتاز ہونے لگے اور اسطرح بیشمار موقعون پر ہندوؤنکی قدیم اور اصلی عظمت دکھلا کر مسلمان بادشاہون کے ظلم و ستم مین نمایان کمی کرا دی - باہم ہندو مسلمانون مین محبت کا تخم بو دیا جس کا پھل عہد مغلیہ اور خاصکر اکبر بادشاہ کے زمانہ مین ظاہر ہوا - دیکھو اُمرائے ہنود صفحہ ۱۳۵

(۸۴) دیکھو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۵ - صفحہ ۱۹ - دی پیپل آف انڈیا از والسٹن جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ - میمائرس آف سنٹرل انڈیا از مسٹر میلکام صفحہ ۱۶۵ - لغایتہ ۱۶۸ -

(۸۵) تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ مغلیہ خاندان کے عہد حکومت مین شاہجہان اور اورنگ زیب بمقابلہ دیگر حکمرانون کے ذی اقتدار بادشاہ تھے - انکی سلطنت کی وسعت سب سے زیادہ تھی ہر دو شاہان کا وزیر اعظم رائے رایان راجہ رگھناتھ داس سعد اللہ خانی ایک ماتھر کایستھ تھا - اورنگ زیب سا متعصب بادشاہ جو کسی ہندو ملازم کی تعریف مین قلم اُٹھانا ہی نہین جانتا تھا اُس نے صرف راجہ ممدوح ہی کی شجاعت اور مدبری کی دل کھول کر داد دی ہے راجہ صاحب کے خاندانی شہر دہلی مین موجود ہین جنکی اِل ککرانیہ ہے - اسی خاندان مین جو کہ ایک عرصے سے رائے جیون لال بہادر کے نام سے موسوم ہے مہاراج شیوراج دھرم ونت آصف جاہی اور راجہ اندر کرن بہادر رو ساء حیدر آباد ہین - دیکھو دی ٹو ٹریٹیوز آن

میوشی از مسٹر میڈکاف - اور امرار ہنود صفحہ ۳۰۵

جس طرح کہ اوپر وزیر اعظم رائے رایان راجہ گنگا ستھر داس کی سیکڑون مین سے ایک مثال پیش کی گئی ہے اسی طرح مونس الدولہ عمدۃ الملک راجہ ٹوڈرمل بادشاہ اکبر اعظم کے مشیر اعلیٰ اور مالی وزیر کا تذکرہ بھی ضروری ہے اس وجہ سے کہ آپکی قومیت و نسب کے متعلق مورخین کے مابین اختلافات ہے دراصل راجہ صاحب ممدوح کایستھ بھٹناگر تھے آپکی وستہ ال تھی - اکبر کے زمانہ سے پہلے آپکے مورث شاہان گجرات کے دربار مین جلیل القدر عہدہ پر سرفراز تھے - عدم واقفیت کے باعث بعض مورخین نے راجہ ممدوح کو کھتری قوم سے تصور کیا ہے - کیونکہ

۱ - شہنشاہ مغلیہ مین ایک راجہ ٹوڈرمل اور بھی ہوئے ہین جو کہ شاہجہان کے دربار مین باوفا افسر تھے اور جنکی بابت ہنوز تحقیق نہین کہ وہ کس قوم سے تھے - دیکھو امرار ہنود

۲ - صوبجات گجرات اور بنگال مین جہانکہ راجہ ٹوڈرمل عمدۃ الملک کو بہت عرصہ تک رہنا پڑا تھا آپکو عام لوگ وہان کایستھ ہی مانتے اور کہتے چلے آرہے ہین - دیکھو گجراتی ٹیکسٹ بک نمبر ۵ مجوزہ سررشتہ تعلیم - احاطہ بمبئی سبق ۱۱ صفحہ ۱۳۷ - اور ٹوڈر نند نامی سنسکرت کتاب کلکتہ -

۳ - مسلمان مورخون نے بلا کسی تخصیص کے لفظ کھتری چھتریون کے معنی مین استعمال کیا ہے چنانچہ سیر المتاخرین وغیرہ مستند کتب مین لفظ کھتری کایستھون کے لیے لکھا گیا ہے دیکھو - دی چھتریاز اینڈ وڈلی چھتریاز از کنور جھید اسنگھ ورما صفحہ ۱ لغایت ۵

اور سیر المتاخرین - ترجمہ انگریزی جلد دوم صفحہ ۵۴ اور جلد سوم صفحہ ۴۹ -

۴ - مولانا آزاد مؤلف کتاب دربار اکبری نے عمدۃ الملک راجہ ٹوڈرمل کے کھتری ہونے کا صرف یہ ثبوت دیا ہے کہ "پنجاب کے پرانے بھاٹون کی زبانی معلوم ہوا کہ راجہ ممدوح قوم کے کھتری اور گوتر کے ٹنڈن تھے" - مگر اسی صوبہ کے کپتان بنگلے صاحب اپنی ڈوگرانامی کتاب کے صفحہ ۹۴ پر انکو برہمن لکھتے ہین - کرنل ٹاڈ - راجستھان کی جلد اول صفحہ ۴۸۵ پر اگروال بنیہ بتاتے ہین - گلیڈون صاحب کے آئین اکبری کے ترجمہ مین جو بہت پرانی کتاب ہے کوئی قومیت درج نہین - اس سے صاف طور پر عیان ہے کہ مورخین مذکور مین سے کوئی بھی اصلیت کو نہ پہونچ سکا -

۵ - احمد شاہ ابدالی بادشاہ کابل ۱۷۶۱ء کے قریب نہایت جستجو کے بعد راجہ بیربل اور عمدۃ الملک راجہ ٹوڈرمل کے خاندانیون کو کابل لے گیا تھا - چنانچہ آج تک ہر دو خاندان کے لوگ وہان پر موجود ہین - راجہ بیربل کے خاندان مین دیوان نرنجن داس ہین اور راجہ ٹوڈرمل عمدۃ الملک کی نسل مین منشی گنگا رام - سندر داس اور آیا رام ہین -

علاوہ دلایل بالا کے عمدۃ الملک راجہ ٹوڈرمل کا کایستھ قوم سے ہونا بہت سی کتب سے ثابت ہے چنانچہ چند حسب ذیل ہین - دیکھو

ہسٹری آف انڈیا از مسٹر الفنسٹن صفحہ ۴۹۸ - ۵۱۰ - ۵۱۹ - ۵۴۴ - ترجمہ اکبر نامہ نمبر ان انگریزی از مسٹر حامد - کایستھ متر یہ جلد دوم از لالہ گنپت رائے نادر

(۸۹) دیکھو رپوٹ آل انڈیا - کایستھ کانفرنس منعقدہ کلکتہ بابت ۱۹۱۳ء صفحہ ۵۶ -

(۹۰) راجہ گنیش۔ جوکہ دیناج پور کا مشہور راجہ تھا ۱۳۸۵ء مین سلطان شمس الدین دوم والیٔ
بنگال کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا اور سلطان کو شکست دیکر صوبہ بنگال کا خودمختار حاکم ہوگیا اور کئی
نسلون تک اسکے خاندان مین حکومت رہی موجودہ مہاراجگان ریاست دیناج پور اسکی
اولاد مین سے ہین۔ دیکھو امپیریل کارونیشن دربار دہلی ۱۹۱۱ء جلد دوم صفحہ ۲۵۴ لغایتہ ۲۵۵
اور تاریخ بنگال از مسٹر اسٹوارٹ صفحہ ۱۰۷ ۔لغایت ۱۰۸ ۔

(۹۲) پرتاپ آدت۔ جیسور واقع بنگال کا حاکم تھا یہ ایک تربیت یافتہ اور جرّار لشکر
رکھتا تھا۔ جب یہ بنگال کا خودمختار حاکم بن بیٹھا تھا۔ اُسوقت اکبر اعظم نے یکے بادیگرے
پچیس ۲۵ فوجین اسکے مقابلے مین روانہ کین مگر سب برباد کردی گئین۔ آخری مقابلہ مین بھیا نند
ایک دغاباز برہمن کی نمکحرامی کے باعث راجہ مان سنگھ سے شکست کھاکر گرفتار ہوگیا۔
جب اسکی رانی راجیشوری کو پرتاپ کی اسیری کی خبر ملی۔ فوراً ایک کثیر فوج لیکر مان سنگھ
سے جنگ آزما ہوئی اور صرف ان شرائط پر صلح کرلی کہ جیسور مین لوٹ مار نہ کی جائے۔ اور رانی کو
اپنے خاوند کی خدمت کے لیئے ہمراہ جانے کی اجازت دی جائے چنانچہ جب بنگال کا ہیرو
بنارس پہونچا اُسکا انتقال ہوگیا اور رانی ستی ہوگئی مہاراجہ ممدوح کے خاندانی تا ہنوز سُندر
بن مین موجود ہین۔ دیکھو پروسیڈنگز آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال بابتہ دسمبر ۱۸۶۸ء
اور ہندو کاسٹس اینڈ سیکٹس از پنڈت جگیندر ناتھ بھٹاچاریہ صفحہ ۱۷۵ لغایت ۱۷۶

(۹۶) سیتارام۔ کُل بنگال کا خودمختار راجہ ہوگیا تھا۔ مگر اپنے سالے گنگا رام کی دغابازی
کے باعث ۱۷۱۲ء مین آزادیٔ قوم ہنود کے لیئے لڑکر مارا گیا۔ دیکھو۔ کلکتہ ریویو جلد ۴۳

صفحہ ۸۰ اور سیتا رام نامی کتاب از بابو بنکم چندر چٹرجی -

(۹۹) راجپوتانہ کے کایستھ پانچولی یا پنچولی ٹھاکر کہے جاتے ہین کیونکہ یہ لوگ پانچال دیش سے جاکر وہان آباد ہوئے تھے تاریخ راجپوتانہ پنچولی کایستھون کے کارنامون سے بھری ہوئی ہے مثلاً چند واقعات بالاختصار درج کیے جاتے ہین -

سنہ ۱۵۱۲ بکرم مین پنچولی کھیم سنگھ جبار یا ماتھر کایستھ بادشاہ غیاث الدین کیطرف سے شہر کھاتو اور ناگور کا صوبہ دار تھا - چونڈا جی راٹھور نے جسونت قلعہ منڈور کو زبردستی جبراً لے لیا تھا اور شاہ دہلی کیطرف سے اُسپر فوج کشی ہونے والی تھی تب پنچولی کھیم سنگھ ہی نے بجائے حملہ آوری کے اپنی حکمت عملی سے چونڈا جی مذکور کو معافی دلوائی جس سے راٹھورون کا قبضہ اور استحقاق مارواڑ کی ریاست پر قائم رہا -

جسونت اورنگ زیب نے دہلی مین مہاراجہ جسونت سنگھ کی رانی اور شیرخوار بچے راجا اجیت سنگھ کو کابل سے واپسی پر قید کر لیا تھا اُس وقت پنچولی کیسری سنگھ ہی تھا جس نے رانی اور بچے کو شاہی قید خانہ سے رہا کیا اور خود لڑکر مارا گیا -

پنچولی ہری کشن اور پنچولی رگھناتھ نے ۱۹ سال تک اورنگ زیب سے جنگ جاری رکھی اور بالآخر قوت بازو سے ریاست جودھپور کو خود مختار بنا دیا -

غدر راجپوتانہ کے زمانہ مین پنچولی پنچائن جی نے حکمت عملی سے اورنگ زیب اور اُسکے لڑکے اکبر کے باہم جھگڑا کرا دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجپوتون کے مقابل اورنگ زیب کو زک اٹھانا پڑی - دیکھو تاریخ اجیت بلاس از مہاراجہ اجیت سنگھ اور جنتری منشی

دیبی پرشاد صاحب مورخ راجپوتانہ بابت سنہ ۱۹۰۰ء سنہ ۱۹۰۱ء سنہ ۱۹۰۲ء

(۱۰۰) منصور جنگ مہاراجہ شتاب رائے بہادر سکسینہ کایستھ تھے۔ اور منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی صوبہ بہار اور اڑیسہ کی گورنری پر ممتاز تھے۔ جسوقت کہ شاہ عالم شجاع الدولہ اور میر قاسم پٹنہ پر حملہ آور ہوئے تھے اس وقت اس جنگ کی فتحیابی کا سہرا آپکو ہی سر رہا۔ چنانچہ بعد کامیابی خاک و خون میں آلودہ آپ اہل فرنگ کے روبرو پیش ہوئے تو سبنے بالاتفاق حسب ذیل الفاظ بلند آواز سے فرمائے۔

ہم نے کسی اہل ہند کو کبھی اسطرح سے لڑتے نہیں دیکھا۔ آپکے خاندان کے بہت اصحاب یکے بعد دیگرے اس صوبہ کی گورنری پر سرفراز رہے۔ گورنمنٹ کو آپکے خاندان کا اعزاز اس درجہ ملحوظ خاطر ہی کہ دربار کے موقع پر والئے ریاستان ہند اپنے برابر کی کرسی اس خاندان کے مہاراجگان کو عطا فرماتے ہیں دیکھو۔

ایسے سیر آف لارڈ میکالے آن وارن ہیسٹنگز صفحہ ۶۱۳۔ اور ہندو کاسٹس اینڈ سیکٹس از پنڈت جگیندر ناتھ بھٹا چاریہ صفحہ ۱۷۶ لغایت ۱۷۷

(۱۰۲) مہاراجہ نول رائے سکسینہ نواب صفدر جنگ کے نائب اور یو۔پی کے گورنر تھے۔ خدا گنج ضلع بریلی کی لڑائی میں کام آئے۔ دیکھو اودہ گزیٹیر جلد اول انٹروڈکشن صفحہ ۴۲

(۱۰۳) بالاجی اوجی کے حالات۔ دیکھو ہسٹری آف دی مرہٹاز از مسٹر گرانٹ ڈف صفحہ ۱۶۱۔ اور کالیستھا اکھنولوجی از رابہ صاحب پنڈت نگیندر ناتھ باسو صفحہ ۹۰

(۱۰۴) مہاراج شیواجی کی فوج میں قریب قریب سب پربھو اور بیول کایستھ ہی تھے

۳۲۴۳۰

میول کا بسنے فوج مین اور پربھو تمام قلعہ جات وغیرہ کے کمانڈر اور گورنر تھے۔ اس بات کے بین
علاوہ تاریخہائے ماضی کی شہادتون کے حکمرانان زمانہ حال کی بھی قابل قدر تحریرین موجود
ہین جیسا کہ سر جیمس کیمپل صاحب گزیٹیر بمبئی جلد ۱۳ حصہ اول بابتہ ضلع تھانہ کے صفحہ ۸
لغایتہ ۸۹ پر رقمطراز ہین کہ "شیواجی کا بسنے پربھوؤنکو از حد پسند کرتا تھا۔ اور یہ لوگ
ستارا۔ کولھاپور۔ ناگپور اور بڑودہ کے دربارون مین اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب پر ممتاز تھے
ایک مرتبہ شیواجی نے تمام برہمنون کو برخاست کر دیا تھا اور اُنکی جگہو نپر پربھو کا بسنھون کو
مقرر کیا تھا" اسی طرح رپوٹ مردم شماری بابت سنہ ۱۹۰۱ع کی جلد اول کے انتھنوگرافک
اپنڈکس صفحہ ۸۸ پر مرقوم ہے کہ "اس فرقہ کا بسنھو نے لاثانی بہادری - مدبری وفاداری
اور ہوشیاری مرہٹونکے عہد حکومت مین دکھلائی تھی واقعی یہ ایسے اوصاف ہین جنکے
لیئے یہ فرقہ خصوصیت سے مشہور چلا آیا ہے یہ فرقہ شیواجی اور اُنکے جانشینونکی خاص قوت تھا
مرار باجی دیش پانڈے۔ وشواس راؤ ناناجی - بالاجی اوجی - داداجی رگھناتھ اور ایسے
ہی بہت سے دیگر سردار شیواجی کے مشہور و معروف ملٹری اور سول افسر تھے - بالاجی اوجی
شیواجی کا خاص سیکرٹیر اور وزیر تھا۔ شیواجی اس فرقے سے خاص دلچسپی رکھتا تھا"
(۱۰۷) باجی مرار - پورندھر کے قلعہ کا گورنر تھا اور اس کو نہایت بہادری کی ساتھ دلیرانہ
سے بچائے رہا گو آخر میدان جنگ مین کام آیا - دیکھو "شیواجی" از پروفیسر جادوناتھ سرکار
صفحہ ۱۳۱ لغایتہ ۲۳۲ -
باجی پربھو جسوقت شیواجی کو بیشمار بیجاپوری افواج نے پاون گھاٹی مین گھیر لیا تھا اسوقت

اس سردار نے انہیں حرف نہ آنے دیا گو خود میدان میں کام آیا۔ دیکھو بھارت کی پراچین جھلک (کاشی) جلد دوم صفحہ ۲ لغایتہ ۲۵۔

(۱۰۹) کھانڈے بلال۔ دیکھو دی رائز آف دی مرہٹہ پاور از راناڈے صفحہ ۱۸۲

(۱۱۰) چڑناگ جے انت۔ دیکھو ہسٹری آف دی مرہٹاز از مسٹر گرانٹ ڈف۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۳۲ لغایتہ ۲۳۴۔

(۱۱۲) شنکر جی۔ مادھاجی۔ ان سرداروں کی بابت مسٹر راناڈے یوں لکھتے ہیں کہ ان ہی محب وطنوں نے مصائب سے نڈر ہو کر قومی آزادی کو حاصل کیا اور جنجی میں مرہٹی حکومت قائم کرائی۔

(۱۱۳) بابا جی۔ آپا جی۔ دیکھو بمبئی کے کائستھ پربھو۔ از راؤ بہادر بی۔ اے گپتے صفحہ ۱۹ لغایتہ ۲۰

(۱۱۵) مہاراجگان شیو کرشن۔ درلبھ رام۔ شتاب رائے۔ گنگا گوبند سنگھ وغیرہ نے سلطنت انگلشیہ کو ہندوستان میں قائم کرانے میں زیادہ حصہ لیا۔ دیکھو۔ رپوٹ آل انڈیا کائستھ کانفرنس منعقدہ کلکتہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۵۴ لغایتہ ۵۸۔ اور تاریخ بنگال از مسٹر اسٹوارٹ

(۱۲۰) سوامی وویکانند جن کا نام نریندر ناتھ دت تھا، بنگال کے دت یعنی شکیسنہ کائستھ خاندان کے گریجویٹ تھے آپ نے امریکہ۔ انگلینڈ۔ جاپان وغیرہ میں ویدانت کی اشاعت کی۔ شمالی امریکہ میں آپ کے بہت سے پیرو ہیں۔ دیکھو۔ انڈین نیشن بلڈرس جلد دوم صفحہ ۱۷۷ لغایت ۱۷۹

(۱۲۴) بھوپیندر ناتھ باسو۔ دیکھو انڈین ریویو بابتہ اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۶۱۶

(۱۲۹) کرنل سریش چندر داس نندیا واقع بنگال کے ساکن تھے۔ آپ نے امریکہ میں ریاست برازیل کی طرف سے ریاست میکسیکو کو فتح کیا تھا۔ دیکھو۔ سوانح عمری صاحب موصوف از مسٹر

یخ - دت سیکرٹری انڈین سولجرس بورڈ شملہ

(۱۳۵) راجہ جیندر لال متر علم تاریخ کا سب سے بڑا محقق اور پہلا ہندوستانی تھا جسکو ایل ایل ڈی کی آنریری ڈگری عطا ہوئی تھی اور جو ایشیاٹک سوسائٹی کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ راجہ موصوف کو ہندوستانیوں کا ملک العلماء اور مغربی ماہرین کا سرتاج لکھا ہے" دیکھو امپی ٹینٹ انڈینس آن انڈین پالیٹکس از مسٹر چیرکہ صفحہ ۱ لغایت ۴۱۔

(۱۳۶) منشی کالی پرشاد کلبھاشکر نے الہ آباد میں کایستھ پاٹھ شالہ قائم کی تھی۔ اور کایستھ اتہاس کے مولف تھے۔ آپکی سوانح عمری کایستھ سجن چرتر میں موجود ہے۔

(۱۴۰) مسٹر آپاجی شنکر پیشے۔ آپ آجکل امریکہ ریاستہائے متحدہ میں وارد ہیں پہلی ہندوستانی موجد ہونے کا فخر آپ ہی کو حاصل ہے۔ بہت سی مشینیں ایجاد کرکے بڑے بڑے انعامات حاصل کیے ہیں۔ دیکھو ٹائمس آف انڈیا انجنیرنگ جرنل جلد ۱۵ نمبر ۱ بابتہ جون ۱۹۱۷ء صفحہ ۸ لغایت ۹۔

سر جگدیش چندر بوس۔ آپ علم سائینس کے یکتا عالم اور محقق ہیں آپکے انسٹی ٹیوٹ واقع کلکتہ میں تمام دنیا کے طلبار سائینس سیکھنے آتے ہیں

(۱۴۴) ہر بلاس ایم اے یا ٹنر کایستھ دہلی کے باسی ہیں اور آجکل ریاست ٹیاٹن واقع یورپ میں وارد ہیں۔ آپکے حافظہ کا امتحان ایک مرتبہ بمقام لاہور افسران کے روبرو ہوا تھا۔

نوٹ ۱۔ اشعار ۱۲۳، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۷ میں جن مرحوم اصحاب کا ذکر ہے انکی علحدہ سوانحعمریاں موجود ہیں۔ نیز انکے حالات انڈین نیشن بلڈرس نامی کتب میں بھی موجود ہیں

نوٹ ۲۔ اشعار ۱۲۷، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۹۔ اور ۱۵۳ میں جن اصحاب کی تعریف کیگئی ہے وہ بقید حیات ہیں اورکافی شہرت رکھتے ہیں (۱۵۴) رشیوں کا انبار۔ دیکھو آئینہ

ویدـ ڈاکٹر حکیمون کو رخصت کیجئے

پاروارک بکس

خریدیئے! خریدیئے!! خریدیئے!!!

گھر بیٹھے ہی حکیم۔ ڈاکٹرون کی فیس بچاکر خود بخود علاج کر لیجئے گا۔ اس بکس مین اچانک گھر پر آنے والی بیماریون کی حکمی دوائین ہین مثلاً ہیضہ پلیگ۔ کان درد۔ دانت درد۔ پھوڑا پھنسی۔ سانپ بچھو اور بچون کی تمام بیماریون اور تمام مرضون کی جو کہ اچانک ہو جاتے ہین انکی مجرب قریب بیس دوائین ہین سفر مین یہ بکس آپکو سچے بھائی کا کام دیگا۔ گاؤن مین پورے ڈاکٹر کی کمی کو پورا کرے گا۔ ایسی مفید چیز ہر ایک گھر پر ہونی چاہیئے نہایت ضروری ہے ایسی عمدہ اشیار کی قیمت صرف پانچ روپیہ ہے۔

ایجاد کردہ
رنجیت سنگھ وید بھوشن ودیا شاستری

مالک کمپنی
ڈاکٹر ویش پال عرف نتھو لال ورما
ایم۔بی۔ایم

پتہ۔ ڈاکٹر ڈی۔ پی۔ ورما ایم پی۔ ایم پی مالک ورمن اینڈ کو بریلی
(یو پی)

نوٹس

کالستھ قوم کی گذشتہ اور موجودہ عظیم الشان زندگی کے مفصل حالات پڑھنا ہو تو بابو گوپی ناتھ سنگا ورمن ستور کی تاریخ قوم کالستھ کا حصہ اول اور دوم دیکھئے۔

صاحب موصوف کی مندرجہ ذیل کتب زیر تیاری اور زیر طبع ہیں پہلے سے خریدار بننے والوں کو رعایتی قیمت پر ملجاوینگی

کتب انگریزی

(۱) اے ہیپ انڈوی اوریجن۔ اسٹیٹس۔ اینڈ ہسٹری۔ آف دی کالستھا ندیا از ٹائم ون اینڈ
(۲) ہائی اسکول جیوگرافی۔
(۳) ہائی اسکول ہسٹری آف انڈیا اینڈ انگلینڈ۔
(۴) ان سین پیسیجز فار ہائی اسکول اسٹوڈینٹس

کتب اردو و ہندی

(۵) تاریخ ہند حصہ اول۔ ہندوؤں کا زمانہ حصہ دوم مسلمانوں کا عہد۔ حصہ سوم انگریزوں کی حکومت
(۶) جغرافیہ حصہ اول۔ جغرافیہ طبعی۔ حصہ دوم جغرافیہ ہندوستان۔ حصہ سوم جغرافیہ عالم
(۷) تاریخ اسلام
(۸) تاریخ نیپال۔

(نوٹ) اس کمپنی سے مختلف قومی و مذہبی و دیگر کتب وادویات بھی رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

پتہ ڈی پی ورمن اینڈ کو متصل چوکی لوہ بازار انگولہ بریلی

DUE DATE
